

عید زہراءؑ کیوں مناتے ہیں ؟

<?xml encoding="UTF-8?>

۹ / ربیع الاول کو عید زہرا کیوں کہتے ہیں ؟ اس کی اتنی فضیلت و اہمیت کیوں ہے ؟ اس میں آخر کون سے حقائق پوشیدہ ہیں ؟!؟ یہ عید کیوں خوشیوں کا سما لاتی ہے ؟ کس لئے شاداں فرحاں روح کو تازگی بخشی ہے ؟!؟ آیا یہ خوشی صرف ہماری ہے یا اس میں ائمہ علیہم السلام بھی شامل ہیں یقیناً حتماً اس لئے کہ یہ عید اکبر ہے ، غدیر دوم سے کم نہیں اور ایسا کیوں نہ ہو ؟ اس لئے کہ نو ربیع الاول روز تاج پوشی مصلح و منجی عالم بشریت و آغاز روز اصلاح حقیقی انسان ہے ۔ اور اُن **ہذا الیوم هو یوم وهو افضل الأعیاد عند اہل بیت / و عند موالیہم (۱)** محمد بن علاء ہمدانی و یحییٰ بن جریح بغدادی کہتے ہیں : کہ ہم لوگ عمر بن خطاب کے بارے میں شک و شبہ کرنے لگے اور پھر ہم دونوں احمد ابن اسحاق کے پاس گئے کہ جو شہر قم میں امام ہادیؑ کی طرف سے وکیل تھے گھر پہنچے اور جب دروازہ کھٹکھٹایا تو معلوم ہوا کہ احمد بن اسحاق ارکان عید بجالارہے ہیں تو ہمیں بہت تعجب ہوا عجب !! آج اور عید !!! ہم نے کہا سبحان اللہ ! کیا چار عیدوں (عید فطر، عید قربان ، عید مباہلہ ، عید غدیر) کے علاوہ اور کوئی عید ہے ؟؟۔

احمد بن اسحاق اپنے امام سے حدیث نقل کرتے ہیں اُن **ہذا الیوم هو یوم عید عند موالیہم لوگوں نے کہا کہ اُن ہذا یوم عید؟ تو ابن اسحاق نے کہا کہ نعم اور وہ دن نو ربیع الاول تھا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی جگہ پر بٹھایا اور کہا کہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ سامرا میں امام کی خدمت میں شرفیاب ہوا کہ جس طرح سے تم لوگ میرے پاس آئے ہو پہلے امام سے اجازت لی اس کے بعد داخل ہوا ایسے ہی موقع پر کہ ۹ / ربیع الاول تھی ۔**

ہمارے آقا و مولا نے اپنے تمام خدمت گزاروں سے سفارش کی تھی کہ جس کے امکان میں ہونیا لباس پہنے اور آپ کے پاس آگ رکھی ہوئی تھی (مجمرہ) اس میں آپ لوہان سلگارہے تھے ۔ ہم لوگوں نے عرض کیا : **بأبائنا انت و امہتنا یابن رسول اللہ ! هل تجدد لاهل البيت فی هذا الیوم فرح ؟! فقال و ای یوم اعظم حرمة منه اہل البيت من هذا الیوم ؟ و لقد حدثنی ابی علیہ السلام اُن حذیفہ بن یمان دخل فی مثل هذا الیوم (وهو التاسع من عشر ربیع الاول) علی جدی رسول اللہ (۲) ہمارے ماں باپ فدا ہو جائیں یا بن رسول اللہ آیا کوئی نئی خوشی آج کے دن اہل بیت / کے لئے ہے ؟ امام نے فرمایا کون سا دن ایسا ہے کہ جس کی حرمت اور اس کا احترام آج سے بہتر ہو ؟!؟ جیسا کہ ہمارے بابا نے ہمارے لئے نقل کیا ہے کہ حذیفہ بن یمان ایسے ہی موقع پر (وہ ۹ / ربیع الاول تھی) ہمارے جد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے قال حذیفہ : رأیت سیّدی**

امیرالمومنینؑ مع ولدیہ الحسن و الحسین علیہما السلام یأکلون مع رسول اللہ وهو یتبسّم فی وجوہہم و یقول لولدیہ الحسن والحسینؑ کلا، ہنیئاً لکما ببرکۃ هذا الیوم ، فإنہ الیوم الذی یهلك اللہ فیہ عدوّہ و عدوّ جدکما و یتستجیب فیہ دعاء امّکما۔ کلا ، فإنہ الیوم الذی یصدق فیہ قول اللہ (فتلک بیوتہم خاویۃ بما ظلموا) (النمل ۵۲) ۔ کلا، فإنہ الیوم الذی یتکسر فیہ شوکۃ مبغض جدکما۔ (۳) حذیفہ کہتے ہیں : کہ میں نے اپنے مولا امیر

المؤمنینؑ کو دیکھا کہ اپنے فرزند امام حسن و حسین [رسول اللہ کے ساتھ غذا نوش فرما رہے ہیں اور پیامبر دونوں کے چہروں کو دیکھ کر مسکراتے ہیں اور اپنے دونوں بیٹوں سے فرماتے ہیں : کھاؤ! تم دونوں کہ آج کا دن مبارک ہو کیونکہ آج کا دن وہ دن ہے کہ خدا وند عالم اس دن تمہارے اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا

اور تمہاری ماں کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ کھاؤ ! کہ آج ہی کے دن کلام خدا تحقق پائے گا (یہی ہیں کہ جن کے گھر انکے ظلم کی وجہ سے ویران ہو گئے) ۔ کھاؤ ! یہی وہ دن ہے مبعوض ترین شخص کی شان و شوکت خاک میں ملے گی ۔ کھاؤ ! کہ آج کے دن خداوند عالم تمام اعمال (دشمنان) کو لائے گا اور اس کو مثل روئی اڑادے گا

آج کا دن وہ ہے کہ جس میں عمر بن خطاب مارا گیا ہے دشمن دین غارت ہوا ہے ۔(۴)

حذیفہ کہتے ہیں : یا رسول اللہ و فی امتک و اصحابک من ینتھک هذه الحرمة فقال رسول اللہ : نعم یا حذیفہ جبت من المنافقین.....و یعمل علی عاتقه درّة الخزئ و یصدّ الناس عن سبیل اللہ و یحرّف کتابہ و یغیّر سنتی و یشتمل علی ارث ولدی و یستحلّ اموال اللہ من غیر حلّہا و ینفقہا فی غیر طاعة و یکذّبنی و یکذّب اخی و وزیرئ و ینحی ابنتی عن حقہا و تدعو اللہ علیہ و یتستجیب اللہ دعاؤہا فی مثل هذا الیوم

(۵) حذیفہ کہتے ہیں : کہ میں نے عرض کی کوئی امت میں سے یا اصحاب میں سے ایسا کر سکتا ہے ؟؟! رسول نے فرمایا : جبت(بت) منافقین میں سے ایک بت ان کی ریاست کو اپنے ذمہ لے گا اور ریاکاری کو ہماری امت کے درمیان پھیلانے کا امت کو اپنی طرف بلائے گا ، ظلم کو اپنے کاندھے پر رکھے گا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکے گا اور کتاب کو تحریف کرے گا اور ہماری سنت کو بدل دے گا ہمارے بیٹوں کی میراث کو ہڑپ لیگا اموال خدا کو ناحق تاراج کرے گا اور غیرا طاعت الہی میں انفاق کرے گا ہمیں جھٹلائے گا ہمارے بھائی اور وزیر اور بیٹی کو حق سے محروم رکھے گا (فاطمہ ؓ) اس کے لئے بدعا کریں گی اور خدا آج ہی کے دن بد دعا کو قبول فرمائے گا ۔

حذیفہ کہتے ہیں : یا رسول اللہ ! الم ربّک علیہ لیھلک فی حیاتک ؟! (۶) یا رسول اللہ خود آپ کیوں نہیں دعا کرتے کہ خدا اسے غارت کرے ؟ رسول نے فرمایا اے حذیفہ! میں نہیں چاہتا کہ قضا و قدر الہی میں دخالت کروں وہ چیزیں جو اس کے علم میں ہیں، یقینی و حتمی ہیں ۔ لیکن میں خدا سے چاہوں گا کہ جس دن وہ ہلاک ہو اس دن کو تمام ایام پر فضیلت دے تاکہ ہمارے محب و شیعہوں اور چاہنے والوں کے لئے سنت ہو جائے ۔ (۷)

فأوحی الیّ فقال لی : یا محمد ! کان فی سابق علمی أن تمسک و اھل بیتک محن الدنیا و بلاؤھا و ظلم المنافقین والغاصبین من عبادی من نصحتهم و خانوک و انتجیتهم و اسلموک ، فإنی بحولی و قوّتی و سلطانی لأفتحنّ علی روح من یغصب بعدک علیّاً حقّہ ألف باب من النیران من سفال الفیلوق و لاصلینہ و اصحابہ قعراً یشرف علیہ ابلیس فیلعنہ..... و لاخلدنّهم فیہا ابدًا الابدین(۸) خداوند عالم نے ہم پر اس طرح

وحی فرمائی ہے اے محمد ! وہ چیزیں کہ جو میرے علم میں تھیں یہ ہیں کہ رنج و بلائے دنیا تمہیں اور تمہارے اہل بیت /کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور نیز بندوں میں سے ظلم منافقین و غاصبین کہ جن کو تم نے نصیحت کی اور انہوں نے تمہارے ساتھ خیانت کی اور تم نے خالص سچائی سے کام لیا لیکن انہوں نے خیانت کی ، انکے ساتھ سادگی و صفا کے ساتھ پیش آئے لیکن انہوں نے دشمنی کو چھپائے رکھا تم نے انہیں راضی کیا لیکن انہوں نے تکذیب کی ، تم نے انہیں نجات دی لیکن انہوں نے تمہیں ڈنسا ، مجھے قسم ہے اپنے حول و قوت و سلطنت کی کہ جنہوں نے تمہارے بعد حق علی ؑ کو غصب کیا جہنم میں ہزار درجہ نیچے کہ جس کا نام (فیلوق) ہے ، کھول دوں گا اور اس کو اس کے چاہنے والوں کو نچلی جگہ پر رکھوں گا کہ ان پر ابلیس کو فوقیت ہو گی اور ان پر لعنت کرے گا اور اس منافق کو قیامت میں عبرت کا پتلہ بنا کر پیش کروں گا کہ فراعین انبیاء کے لئے عبرت ہو اور اس کے دوست و احباب و تمام ظالمین و منافقین کو جہنم میں ڈال دوں گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے ۔

اے محمد ! تمہارے بعد، تمہارا وصی و خلیفہ کبھی اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ وہ مصیبتیں جو

فرعون وقت اور غاصبین کے ہاتھوں اٹھالے، وہ کہ جس نے مجھ پر جسارت کی اور ہمارے کلام کو بدل ڈالا ، اور میرا شریک قرار دیا ، مجھ میں اور لوگوں کے راستے میں آڑے آئے گا، اور اپنے پاس کا بچھڑا (ابوبکر) تمہاری امت کے لئے قرار دے گا میں نے ساتوں آسمان کے ملائک کو حکم دیا ہے کہ میں جس دن اس کو ہلاک کروں گا شیعویوں اور تمہارے محبین اس دن عید منائیں (۹)

اے محمد ! میں نے تمہارے اور تمہارے اہل بیت / کے لئے اور ہر وہ شخص کہ جو مؤمنین میں سے ہے اور ان کے شیعویوں میں سے ہے اس کے لئے اس روز کو عید قرار دیا ہے اور مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلالت کی کہ ہر وہ شخص کہ جو آج کے دن عید مناتے ہیں اگر وہ اپنے رشتہ داروں کے لئے شفاعت کرے گا تو اس کے ثواب میں اس کی شفاعت کو قبول کروں گا (۱۰) **قال حذیفہ : ثم قام رسول الله فدخل الى بيت ام سلمة و رجعت منه و انا غير شاگ في امر الشيخ ، حتى ترأس بعد وفاة النبي و اتيج الشر و عاد الكفر و ارتد عن الدين ، و تشمر للملك ، و حرّف القرآن ، و احرق بيت الوحي ، و ابدع السنن و غيّر الملة ، و بدل السنّة و ردّ شهادة امير المؤمنين و كذب فاطمة بنت رسول الله و اغتصب فدكا، و ارضى المجوس و اليهود والنصارى والسخن قرّة عين المصطفى و لم يرضها و غيّر السنن كلّها ، و دبر على قتل امير المؤمنين ، و اظهر الجور ، و حرم ما أحل الله ، و احل ما حرم الله ، و القى الى الناس ان يتخذوا من جلود الابل دنائير ، و لطم وجه الزكية و سعد منبر رسول الله غصباً و ظلماً ، و افتري على امير المؤمنين و عانده و سفه رأيه (۱۱) حذیفہ کہتے ہیں : کہ اس کے بعد پیامبر اٹھے اور ام سلمیٰ کے گھر میں چلے گئے اور میں بھی واپس ہو گیا اور اس پیر مرد (عمر) کے بارے میں کوئی شک نہیں اس وقت تک کہ پیامبر کے بعد ریاست کو ہاتھ میں لیا اور شر پھیل گیا اور کفر پھر پلٹ آیا اور وہ (عمر) مرتد ہو گیا حکومت کے لئے ہاتھ پیر پھیلانے اور قرآن کو تحریف کیا اور خانہ وحی کو پھونک دیا سنتوں کو بدل دیا ، شہادت امیر المؤمنین کو رد کر دیا ، فاطمہ بنت رسول کو جھٹلادیا فدک کو غصب کر لیا مجوسی و یہودی اور نصاریٰ کو راضی رکھا قرّة عين مصطفیٰ کو ناراض کیا اور راضی نہ کیا اور تمام سنتوں کو بدل دیا اور قتل امیر المؤمنین کا نقشہ کھینچا ، ظلم کو سرعام کیا، حلال خدا کو حرام اور حرام خدا کو حلال کیا، اور لوگوں کو سکھایا کہ کس طرح سے اونٹ کی کھال سے دینار بنائیں ، فاطمہ زکیہ کے رخسار پر طمانچہ لگایا ، منبر رسول پر غاصبانہ و ظالمانہ قبضہ کیا ، اور امیر المؤمنین پر بہتان لگایا، اور اس سے حسد کیا، اور ان کے مشورے کو سفاہت بتلایا۔ **قال حذیفہ : فاستجاب الله دعاء مولاتى على ذلك المنافق ، و اجرئ قتله على يد قاتله فدخلت على امير المؤمنين لأهنه بقتل المنافق و رجوعه الى دار الانتقام (۱۲) حذیفہ کہتے ہیں : کہ خدا وند عالم نے جناب فاطمہ کی بد دعا اس منافق کے حق میں قبول فرمائی اور اس کو (کہ قاتل پر رحمت ہو) قتل کرو ایا میں بھی امیر المؤمنین کے پاس آیا ہوں تاکہ میں منافق کے قتل کی خوشخبری اور اس کے دیار انتقام میں بازگشت کی تبریک و تهنیت پیش کروں ۔****

حضرت علی ں نے فرمایا : اے حذیفہ ! اس دن کو یاد کرو کہ جس روز سید و سردار حضرت رسول اللہ کے پاس وارد ہوئے تھے میں اور ان کے دونوں نواسے کھانے میں مشغول تھے کہ آنحضرت اس روز کی فضیلت کہ جب ان کے پاس آئے تھے ، تمہارے لئے بیان کیا ۔ (حذیفہ) میں نے کہا! ہاں اے برادر رسول اللہ علی ں نے فرمایا : بخدا آج کا وہی دن ہے کہ جس کی وجہ سے خدا وند عالم آل پیغمبر کی آنکھوں کو روشن فرمائے گا میں آج کے دن کے بہتر ۷۲ نام جانتا ہوں ۔

قال حذیفہ : قلت : يا امير المؤمنين! احب ان تسمعنى اسماء هذا اليوم (و كان يوم التاسع من شهر ربيع الاول) (۱۳) حذیفہ کہتے ہیں : کہ میں نے کہا اے امیر المومنین ں میں چاہتا ہوں کہ ان اسماء کو سنوں (اور وہ

دن نو ربیع الاول تھا) ! فقال امیر المؤمنین : یوم الاستراحة آج آرام کرنے کا دن ہے، یوم تنفیس الہم و الکرہ آج کا دن غم کے چھٹنے کا دن ہے ، و یوم غدیر الثانی اور روز غدیر دوم ہے ، و یوم الحباة ، و یوم العافیة روز عافیت ہے ، و یوم البركة برکت کا دن ہے ، یوم عید الاکبر آج کا دن عید اکبر ہے ، و یوم یستجاب فیہ الدعوات دعا کی قبولیت کا دن ہے ، و یوم الموقف الاعظم بہترین ٹھہرنے کی جگہ ہے ، یوم التوافی وفا کے عہد کرنے کا دن ہے ، و یوم نفی الہموم غموں کے برطرف ہونے کا دن ہے ، و یوم عرض القدرة روز ظہور قدرت ہے ، و یوم فرح الشیعة شیعوں کے خوشحالی کا دن ہے ، و یوم التوبة توبہ کرنے کا دن ہے ، یوم الانابة خدا کی طرف پلٹنے کا دن ہے ، و یوم الزکاة العظمیٰ روز زکات عظیم ہے ، و یوم الفطر الثانی روز فطر دوم ہے ، و یوم سیل الغناب دشمنوں کی پریشانی کادن ہے ، و یوم تجرع الریق منافقوں کے گلے میں پانی کا پھندہ پڑنے کا دن ہے ، و یوم الرضا روز رضایت ہے ، و یوم عید اہل بیت اہل بیت کی خوشی کا دن ہے ، و یوم تقدیم صدقة صدقہ دینے کا دن ہے ، و یوم الزکاة روز زکات ہے ، و یوم قتل المنافق منافق کے قتل ہونے کا دن ہے ، و یوم وقت المعلوم وقت معلوم ہے ، و یوم سرور اہل بیت اہل بیت / کے شادمان ہونے کا دن ہے ، و یوم الشاهد ، و یوم المشہود ، و یوم یعض الظالم علی یدیہ وہ دن ہے کہ جب ظالم اپنی انگلیوں کو دانتوں میں دبائیں گے ، و یوم التنبہ ، و یوم الترصید ، و یوم الشہادت ، و یوم المستطاب بہ ، و یوم ذہاب سلطان المنافق منافق کی سلطنت کی تباہی کا دن ہے ، و یوم التسدید ، و یوم یستریح فیہ المؤمن مومن کے آرام کرنے کا دن ہے ، و یوم المباہلة روز مباہلہ ہے ، و یوم المفاخرة فخر و مباہات کرنے کا دن ہے ، و یوم قبول الاعمال اعمال کے قبول ہونے کا دن ہے ، و یوم اذاعة السر پول کھولنے کا دن ہے ، و یوم نصرالمظلوم مظلوم کی مدد کرنے کا دن ہے ، و یوم الزیارة زیارت کرنے کا دن ہے ، و یوم التودد دوستی کے اظہار کرنے کا دن ہے ، و یوم التحبب ایک دوسرے سے محبت کے اظہار کا دن ہے ، و یوم الوصول ملنے کا دن ہے ، و یوم التزکیة نفس کی پاکیزگی کا دن ہے ، و یوم کشف البدع بدعتوں کے چھٹنے کا دن ہے ، و یوم التزاور ایک دوسرے کی زیارت کرنے کا دن ہے ، و یوم الموعظة نصیحت کرنے کا دن ہے ، و یوم العبادة یوم عبادت ہے ، و یوم الهدی ہدایت کا دن ہے ، و یوم العقیقہ روز عقیقہ ہے ، و یوم التولية ، و یوم الشرط ، و یوم نزع السوار ، و یوم ندامة الظالمین ظالمین کے نادم و شرمندہ ہونے کا دن ہے ، و یوم الفتح فتح و ظفر کا دن ہے ، و یوم العرض ، و یوم الترویة ، و یوم ظفرت بہ بنو اسرائیل بنی اسرائیل کے فتح کا دن ہے ، و یوم قبل اللہ اعمال الشیعة خدا آج کے دن شیعوں کے اعمال کو قبول کرے گا ، و یوم النحیل ، و یوم المنادی ندا کرنے کا دن ہے۔ (۱۲)

قال حذيفة: فقامت من عنده (امیر المؤمنین) و قلت فی نفسی : لو لم ادرك من افعال الخير وما ارجو به

الثواب الا فضل هذا اليوم لكان منالي .

حذیفہ کہتے ہیں : امیر المؤمنینؑ کے پاس سے اٹھے اور اپنے آپ سے کہا کہ اگر افعال خیر میں سے کہ جس کے ثواب و پاداش کی آرزو و تمنا ہے درک نہ کیا مگر آج کے روز کی برکت سے اپنی آرزوؤں کو پایا ہے ۔

قال محمد بن اعلاء الهمدانی ، و یحییٰ بن محمد بن جریج : فقام کل واحد منّا وقبّل راس احمد بن اسحاق

بن سعید القمی و قلنا : الحمد لله الذی قیضک لنا حتی شرفتنا بفضل هذا اليوم ، ورجعنا عنه ، و تعیدنا فی ذالک اليوم ۔ (۱۵)

محمد بن اعلاء ہمدانی و یحییٰ بن جریج کہتے ہیں : پس اس کے بعد ہم لوگ اٹھے اور احمد بن اسحاق کے

ماتھے کا بوسہ لیا اور کہا : اس پروردگار کا شکر کہ جس نے تم کو ہمارے لئے بچا کر رکھا تھا کہ آج کے دن کی فضیلت کو ہمارے لئے باعث افتخار بنایا اور ان کے پاس سے نکلے اور اس دن کو عید منایا ۔

حوالے اور حواشی

- (۱) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ ، بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۳۱ صفحہ ۳۵۱
- (۲) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۱ و ۳۵۲ ، الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ ،
- (۳) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ ، بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۲ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۲
- (۴) تاریخ خلفاء جلد ۳ صفحہ ۵۰ ، الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ ، بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۹ و ۱۱ و ۱۲۰ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۱ ،
- (۵) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ ، بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۳ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۲
- (۶) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۳ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۲ ، الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ ،
- (۷) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰
- (۸) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱ ، بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۲ و ۳۵۳
- (۹) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۴ ، الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ،
- (۱۰) الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ، و بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۴
- (۱۱) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۵ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۳ ، الانوار النعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ،
- (۱۲) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۶ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۴
- (۱۳) بحار الانوار جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۴ و جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۹
- (۱۴) بحار الانوار جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۴ و ۳۵۵ و جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸
- (۱۵) بحار الانوار جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۹۸ صفحہ ۳۵۵